دعا بطور ذریعہ ابلاغ

محرم نمبر کے بعد صفر کا نمبر ہوتا ہے، لیکن ہمارے لغت میں صفر محرم سے الگ نہیں ہوتا بلکہ اسی کے تسلسل کا نام ہے۔ گذشتہ شمارہ میں عرض کیا جاچکا ہے کہ کربلا (یعنی محرم) زمان ومکان پر چھا گیا۔ ظاہر ہے، کربلا نے جتنی جلدی، جتنے دیر پا اور جتنے ہمہ گیر اثرات ڈالے ہیں، اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ اثرات جہاں امام مظلوم سید الشہدؑا کے بے مثل ونظیر تدبروپیش بندی کا نتیجہ ہیں وہیں اسیرِ ظلم وستم کاروانِ حق وصداقت کے عملی اقدامات کا خاصہ ہے۔ انہی اقدامات نے ان اثرات کو استحکام اور بقا بخشا۔ اسی راہ میں عزاداری کی بنا ڈالی۔ اس طرح مظلومیت کو طاقت بنا دیا۔ ساتھ ہی دعا کو ابلاغ عامہ (Mass Coummunication) کا کارآمد ذریعہ بنا دیا۔ یہ کارنامہ بھی سید سجاد امام زین العابدینؑ کے نام ہے۔

دعا بارگاہ احدیت درگاہ صمدیت میں راز و نیاز اور عجز وتواضع کا مخلصانہ اظہار ہوتی ہے۔ یوں عام طور سے دعا تخلیہ چاہتی ہے۔ ظاہر ہے امام معصوم سے زیادہ کون حقِ دعا کو ادا کرسکتا ہے، پھر بھی کچھ تو ہے جو امام کی کئی دعائیں اس تخلیہء قدس کے پردہ کو چاک کرتی ہوئی ہم تب تک پہنچیں۔ یقینی اور حتمی طور سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ 'کچھ تو' کیا تھا۔ ذات سبحانہ' اور عصمت مآب کے درمیان کی بات پر کچھ قیاس کرنا حدِ ادب کیا حرام کی حدوں میں آسکتا ہے۔ خیر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ دعائیں ہمارا مایہ افتخار ہوئیں' ایک پوری کتاب کی صورت میں آج صحیفہء کاملہ صحیفہ سجادیہ کے نام سے مدون ہے۔ ان سے جہاں ایک طرف دعا کرنے کے سلیقہ کی تعلیم ملتی ہے' وہیں دوسری طرف یہ علوم و معارف اسلامی کا سرچشمہ ہیں۔ اسی لئے صحیفہء کاملہ ہمارے علماء کے قلم کا محبوب موضوع رہا ہے' پھر کیسے ہمارے شعراء اور ادبا کی توجہ ادھر نہ ہوتی۔ عصر حاضر کے عالی قدر، شہیر دہر مرثیہ گو حضرت ساحر (اجتہادی) لکھنوی دام ظلہ' العالی کا ایک مستقل مرثیہ صحیفہ کاملہ کو نذر ہے۔ یہ گراں مایہ مرثیہ 'شعاع عمل' کے تازہ شمارہ کی زینت ہے۔ صحیفہ کاملہ اور مذکورہ مرثیہ ساحری' پر اور لکھنے کی ضرورت ہے اور چاہ بھی لیکن اس صفحہ اور وقت کی گنجائش اجازت نہیں دیتی جس کا بے حد افسوس ہے۔

اس شمارہ کا نثری حصہ بھی کربلا کے اثرات کو وقف ہے۔ امید ہے اس کی بھی پزیرائی حسب سابق ہوگی۔

م۔ر۔عابد